47884 ـ فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم

سوال

ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے جو بچپن اور جوانی میں اپنے ساتھ لواطت کرواتا رہا، یہ علم میں رکھیں کہ وہ قرآن مجید کا حافظ ہے اور اس کی آواز بہت اچھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو یہ امام اللہ تعالی کے ہاں توبہ کر چکا ہے، اور اس کی حالت سدھر چکی ہے تو اسے امام بنانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کی پیچھے نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں.

اور نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اسے اس گناہ کی عار دلائے جس سے وہ توبہ کر چکا ہے، اور نہ ہی سزا دے سکتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ تعالی سارے گناہ معاف کر دیتا ہے الزمر (53).

یعنی جو شخص توبہ کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے کسی کے گناہ نہ ہوں "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اگر وہ ابھی تك اس عظیم برائی پر قائم ہے، تو اسے وعظ ونصیحت کرنا اور اللہ تعالی کا خوف دلانا ضروری ہے، اگر پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتا تو اسے امامت سے ہٹانے کی کوشش کر کے اس کی جگہ دینی طور پر مستقیم شخص کو امام بنایا جائے، جو تقوی کی خصلتوں سے مالا مال ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والے شخص کو امامت سے ہٹا دیا، اور اسے منع کر دیا کہ اپنی قوم کو نماز مت پڑھائے اور اسے فرمایا:

" یقینا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت سے دوچار کیا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (481) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر اس عظیم برائی کے مرتکب شخص کو کیسے امام بنایا جاسکتا ہے ؟ کیونکہ یہ تو امامت سے ہٹائے جانے کا زیادہ حقدار ہے، اور اس لائق ہے کہ اسے منصب سے دور کر دیا جائے!!

اور اس لیے بھی کہ اسے امام بنانے میں اس کی تعظیم اور عزت ہو گی اور فاسق شخص اس تعظیم کا اہل نہیں.

اور پھر غالب طور پر لوگ امام کی اقتدا کرتے اور اس سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور اس کی ارشاد و راہنمائی قبول کرتے ہیں، اس لیے امام جتنا عادل اور دین والا شخص ہو گا اتنا ہی لوگوں کے لیے فائدہ مند ہو گا، اور لوگ اس کی بات بھی اتنی ہی زیادہ تسلیم کریں گے.

جبکہ فاسق شخص کی بات لوگ قبول ہی نہیں کرتے، بلکہ ہو سکتا ہے وہ شخص تو بعض لوگوں کے لیے فتنہ کا باعث بن جائے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے.

دوم:

رہا مسئلہ فاسق کے پیچھے نماز کی ادائیگی صحیح ہے یا نہیں؟ تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کرام کے مطابق اس کے پیچھے کراہیت کے ساتھ نماز کی ادائیگی صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" صحیح بخاری اور دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز ادا کرنا ثابت ہے، اور بہت سی صحیح احادیث فاسق اور ظالم اماموں کے پیچھے نماز کی ادائیگی صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے حرام نہیں، لیکن مکروہ ہے، اسی طرح اس بدعتی کے پیچھے جو اپنی بدعت کی وجہ سے کافر نہ ہوتا ہو نماز ادا کرنا صحیح ہے، لیکن اگر وہ بدعت کفریہ ہو تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سب کفار کی طرح اس کے پیچھے بھی نماز ادا کرنا صحیح نہیں.

اور المختصر میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ ہے،

لیکن اگر نماز ادا کرلے تو اس کی نماز صحیح ہو گی " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 151).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ اگر ایك ہی مسلك والے دو شخص ہوں تو ان میں سے جو شخص بھی کتاب و سنت کا زیادہ عالم ہو تو یہ متعین ہے کہ دوسرا شخص زیادہ علم رکھنے والے کو امامت کے لیے مقدم کرے، اور اگر ان میں سے کوئی ایك فاجر ہو ، مثلا وہ جھوٹ و کذب اور خیانت وغیرہ دوسرے فسق کے اسباب میں معروف ہو، اور دوسرا شخص مومن اور متقی ہو تو یہ دوسرا شخص امامت کا اہل ہونے کی صورت میں امامت کا زیادہ حقدار ہے.

اور اگر پہلا شخص زیادہ حافظ و قارئ اور عالم ہو تو بعض علماء کرام کے ہاں فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام اور منع ہے، اور بعض کے نزدیك یہ نہی تنزیہ ہے... اور نیك و صالح شخص کو امامت بنانا ممکن ہونے کی صورت میں فاسق شخص کو امام بنانا جائز نہیں " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیة (23 / 341).

اور ایك جگہ پر اس طرح کہتے ہیں:

" اگر کسی بہتر اور نیك و صالح شخص کو امام بنانا ممکن ہو تو نشہ کرنے اور چرس اور افہیم کھانے والے، یا پھر حرام کام کے مرتکب شخص کو امام بنانا جائز نہیں .....

اور فاسق امام کے پیچھے نماز کی ادائیگی میں کراہت پر سب آئمہ کا اتفاق ہے، لیکن نماز صحیح ہونے میں اختلاف ہے، ایك قول یہ ہے کہ نماز صحیح نہیں، جیسا کہ امام مالك، اور امام احمد کی ایك روایت ہے.

اورایك قول یہ ہے کہ: بلکہ نماز صحیح ہے، جیسا کہ ابو حنیفہ، شافعی کا قول، اور امام مالك اور امام احمد کی ایك روایت ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اسے امام نہیں بنانا چاہیے" اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیة (23 / 375).

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (4 / 304).

سوم:

فاسق امام کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے اس میں اہل علم تفصیل بیان کرتے ہیں:

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

(اس بنا پر اگر وہ مسجد کا امام ہو اور نصیحت قبول نہ کرے اگر ہو سکے اور فتنہ نہ پیدا ہو تو اسے معزول کرنا واجب ہے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس کے علاوہ کسی اور نیک و صالح امام کے پیچھے نماز ادا کرنا واجب ہے جسے یہ میسر ہو، تا کہ اس امام کی ڈانٹ ڈپٹ ہو اور انکار ہو سکے، اگر اس میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو.

اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کے پیچھے نماز ادا کرنا میسر نہ ہو تو پھر جماعت کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے پیچھے ہی نماز ادا کرنا مشروع ہے.

اور اگر کسی دوسرے کے پیچھے نماز ادا کرنے سے فتنہ و فساد کا خدشہ ہو تو پھر اس فتنہ کو ختم کرنے اور دو نقصانوں میں سے کم کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی کے پیچھے نماز ادا کی جائیگی)انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 370).

واللہ اعلم .